اسلامی تاریخ کا مستند اور بنیادی ماخذ

طبقات ابنِ سعد

اُردو

اخبار النبی

صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ ابو عبداللہ محمد بن سعد البصریؒ ١٦٨ھ / ٢٣٠ھ

دار الاشاعت
اُردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی 021-2213768

اسلامی تاریخ کا مستند اور بنیادی ماخذ

طبقات ابنِ سعد

اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جلد اوّل

حصہ اوّل و دوم

سرورِ کائنات ﷺ کا مفصل تذکرہ، محققانہ اور مورخانہ انداز کا شاہکار، غزوات و سرایا کا تفصیل کے ساتھ جامع بیان

سرورِ کائنات ﷺ کا مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخاۃ کرانے کی تفصیل اور مرض الموت اور وفات تک کے حالات، آخر میں حضرت ابوبکر صدیق، عبداللہ بن انس، حسان بن ثابت، کعب بن مالک، اروی بنت عبدالمطلب، عاتکہ بنت زید وغیرہ کے محبت اور درد میں ڈوبے ہوئے مراثی بھی شاملِ کتاب ہیں

مصنف
علامہ ابوعبداللہ محمد بن سعد البصری
(المتوفی ۲۳۰ھ)

ترجمہ
علامہ عبداللہ العمادی مرحوم

تسہیل، اضافہ عنوانات، حواشی
مولانا محمد اصغر مغل ([illegible])

دارُالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ۲۰۰۳ء حسان پرنٹنگ پریس فون: 6642832
ضخامت : ۶۴۴ صفحات

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ B-437 دیپ روڈ لسبیلہ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

رکھ دیا، آپ ؐ نے وضو کیا، آپ ؐ بہ دشواری اُٹھے کہ کھڑے ہوں، مگر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب افاقہ ہوا تو پوچھا، کیا لوگوں نماز پڑھ لی؟ میں نے کہا نہیں، وہ لوگ آپ ؐ کے انتظار میں ہیں، فرمایا، میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو، ہم نے پانی رکھ دیا آپ ؐ نے وضو کیا، پھر آپ ؐ چلے کہ بہ دشواری کھڑے ہوں، مگر بے ہوشی طاری ہوگئی، افاقہ ہوگیا تو فرمایا، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ میں نے کہا نہیں، وہ آپ ؐ کے منتظر ہیں، آپ ؐ نے فرمایا میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو، ہم نے ایسا ہی کیا، آپ ؐ گئے اور وضو کیا، پھر پوچھا، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ میں نے کہا نہیں، وہ آپ کے منتظر ہیں۔

لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے (دن کی) آخری نماز عشاء کے لئے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر کو کہلا بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، قاصد آیا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے، حضرت ابو بکرؓ نے کہ رفیق القلب تھے کہا، اے عمر تم لوگوں کو نماز پڑھا دو، حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں، آخر حضرت ابو بکرؓ ہی نے کئی دن نماز پڑھائی۔

چند روز کے بعد نبی ﷺ کو تکلیف میں کچھ کمی محسوس ہوئی، آپ ؐ دو آدمیوں کے درمیان، جن میں ایک حضرت عباسؓ تھے (سہارا لگائے) نکلے اسی حالت میں نماز پڑھی کہ حضرت ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ جب آپ ؐ کو حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا تو چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں، نبی ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹیں ان دونوں آدمیوں سے (جن پر سہارا لگایا تھا) فرمایا کہ مجھے حضرت ابو بکرؓ کے پہلو میں بٹھا دو، دونوں نے آپ ؐ کو حضرت ابو بکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ حضرت ابو بکرؓ جو کھڑے تھے نبی ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور لوگ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور نبی ﷺ بیٹھے تھے۔

آپ ؐ کے وفات کے متعلق ...... حضرت عبیداللہ نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض کے متعلق مجھ سے حضرت عائشہؓ نے جو کچھ بیان کیا، کیا میں آپ ؐ کے سامنے بیان کروں، انہوں نے کہا بیان کرو، میں نے ان سے بیان کیا، انہوں نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہیں کیا سوائے اس کے کہ یہ کہا کہ آیا، انہوں نے تم سے اس شخص کا نام بتایا (جو سہارا دینے میں) حضرت عباسؓ کے ساتھ تھا، میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا، وہ حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے مرض کے زمانے میں نماز کی اطلاع دی گئی تو فرمایا حضرت ابو بکرؓ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں اس کے بعد آپ ؐ پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب وہ آپ ؐ سے دور ہوگئی تو استفسار فرمایا، آیا تم نے حضرت ابو بکرؓ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیا، میں نے کہا، یا رسول اللہ وہ ایسے رقیق القلب آدمی ہیں کہ لوگوں کو (قرآن) سنا سکتے، اس لئے اگر آپ ؐ حضرت عمرؓ کو حکم دیں (تو مناسب ہو) آپ ؐ نے فرمایا، تم لوگ حضرت یوسفؑ کی ساتھ والیاں ہو، حضرت ابو بکرؓ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، کیونکہ بہت سے کہنے والے اور تمنا کرنے والے ہیں (جو اس منصب کے لئے کہیں گے بھی اور تمنا بھی کریں گے) اللہ اور مومنین (سوائے حضرت ابو بکرؓ کے اور سب کی (امامت) سے انکار کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی علالت میں شدت ہوگئی تو آپ ؐ نے فرمایا: حضرت ابو بکرؓ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، میں نے کہا، یا نبی اللہ، حضرت ابو بکرؓ رقیق القلب، کمزور آواز والے، قرآن

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نماز کا وقت آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا، حضرت ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم دو، جب حضرت ابو بکرؓ نبی ﷺ کے مقام پر کھڑے ہوئے تو انھیں بہت رونا آیا، نماز کا وقت آیا تو مؤذن نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ نبی ﷺ سے کہو کہ کسی شخص لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیں کیونکہ حضرت ابو بکرؓ اور جوان کے پیچھے تھے رونے سے پریشان ہو گئے، رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہؓ نے کہا کہ جب تک اللہ اپنے رسول ﷺ کو اُٹھنے کے قابل کرے حضرت عمرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

مؤذن حضرت عمرؓ کے پاس گیا، انھوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نبی ﷺ نے اُن کی تکبیر سُنی تو فرمایا یہ کون شخص ہے، جس کی تکبیر میں سنتا ہوں، آپ ﷺ کی ازواج نے کہا کہ "حضرت عمرؓ بن الخطاب" اور آپؐ سے بیان کیا کہ مؤذن آیا تھا، اس نے کہا کہ نبی ﷺ سے کہو کہ آپ کسی شخص کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیں کیونکہ حضرت ابو بکرؓ تو رونے سے پریشان ہو گئے، تو حفصہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم حضرت یوسفؑ کی ساتھ والیاں ہو، حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں کیونکہ وہ (حضرت عمرؓ) اگر ان (حضرت ابو بکرؓ) کو خلیفہ نہ کریں گے تو لوگ اطاعت نہیں کریں گے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جب وہ مرض ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، پھر آپؐ نے انہیں اشارہ کیا، وہ اپنے مقام پر قائم رہے، نبی ﷺ حضرت ابو بکر کی بائیں جانب بیٹھ گئے، آپؐ نے وہ آیت شروع کی جسے حضرت ابو بکرؓ نے ختم کیا تھا۔

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو وہ مرض ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو آپؐ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے مؤذن آیا آپؐ نے اپنی ازواج سے فرمایا کہ حضرت ابو بکر کو حکم حضرت دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں کیونکہ تم تو یوسفؑ کی ساتھ والیا ہو۔

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض کی حالت میں حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ، کچھ افاقہ ہوا تو آپؐ باہر نکلے اس وقت حضرت ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پھر انہیں خبر نہ ہوئی جب تک رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے دونوں شانوں کے درمیان نہ رکھا، حضرت ابو بکرؓ پیچھے ہٹے اور نبی ﷺ ان کی داہنی جانب بیٹھ گئے، حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھی اور نبی ﷺ نے بھی ان کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی، پھر جب آپؐ واپس ہوئے تو فرمایا، کوئی نبی ہرگز نہیں اٹھایا جاتا جب تک اس کی امت کا کوئی شخص اس کی امامت نہ کر لے۔

محمد بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی نبی ہرگز ہیں اٹھایا جاتا جب تک اس کی امت کا کوئی شخص اس کی امامت نہ کر لے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے تکبیر کہی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی تکبیر سنی آپؐ نے غضب کی حالت میں اپنا سر نکالا اور فرمایا، ابن قحافہ (حضرت ابو بکرؓ) کہاں ہیں، ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکرؓ) کہاں ہیں؟

حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برابر اپنے درد میں مبتلا رہے، جب آپ کو کمی محسوس ہوئی تو تشریف لائے تکلیف جب شدید ہوگئی اور آپؐ کے پاس مؤذن آیا تو آپؐ نے فرمایا: حضرت ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، وہ (مؤذن) ایک روز آپؐ کے پاس سے اس حکم کے لئے نکلا کہ لوگوں کو حکم دے کہ نماز پڑھیں، اور ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکرؓ) موجود نہ تھے، حضرت عمرؓ بن الخطاب نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب انہوں نے تکبیر کہی